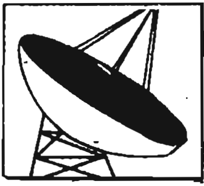

# مرزا طاہر کی دیدہ دلیری

# ڈش انٹینا فروغِ قادیانیت کا ذریعہ بن گئے۔

## قادیانی مراکز کے اطراف مسلمانوں کی ٹی وی نشریات جام، وہ مرزائی ہفوات سننے پر مجبور رہیں۔

سندھ کا وسیع و عریض علاقہ صحرائے تھر ہندوؤں، عیسائیوں کی ہی نہیں قادیانیوں کی سرگرمیوں کا بھی اہم مرکز بنا ہوا ہے۔ اس علاقہ کی غربت اور کسمپرسی اور اپنی تعلیم میں کمی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ اقلیتوں کی خدمت خلق کے حوالے سے اور اپنے اثر رسوخ کی بدولت علاقہ کے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے بھاری وسائل خرچ کر رہی ہیں۔ اس سلسلے میں لٹریچر، تبلیغی اجتماعات کے ساتھ ساتھ جدید ٹکنالوجی کا بھی سہارا لیا جا رہا ہے۔ ڈش انٹینا کے ذریعہ براہ راست مرزا طاہر احمد کا خطاب جمعرات اور جمعہ کو ۴ سے ۵ بجے لوگوں کو جمع کر کے سنایا جاتا ہے۔ ربوہ سے اس قسم کی سرگرمیوں کے لئے ڈش انٹینا لوگوں کو رعایتی قیمت پر فراہم کیا جاتا ہے اور ہر ذمہ دار قادیانی ہر جگہ پابند ہے کہ وہ ڈش انٹینا کے ذریعہ قادیانی تعلیمات کو عام کرنے کا بندوبست کرے یہ بی بی سی اسٹار چینل ہانگ کانگ کے ذریعہ نشر ہوتی ہیں جو قادیانیوں کا خریدا ہوا ہے قادیانیوں نے خصوصی طور پر چندہ کر کے ۲۰ ہائی پاور ڈش انٹینا جولائی ۱۹۹۳ء میں تھر بھجوائے جن میں ۳ گولارچی ۳ شادی لارج اور بقیہ ۱۴ نوکوٹ لفل میمبرو، نفیس گمر، نبی سر اور کپنا میں نصب کئے گئے۔ یہ ڈش انٹینا خاص قسم کے بتائے جاتے ہیں ان کو جب آن کیا جاتا ہے تو ٹی وی کی نشریات جام ہو جاتی ہیں اور تقریباً دو ہزار فٹ کے اندر ہر ٹی وی سیٹ پر یہ ڈش انٹینا سی اسٹار سٹائٹ کا مرزا طاہر کا پروگرام نشر کرتا ہے۔ اس طرح ہر فرد کو جمعرات اور جمعہ کو چار سے پانچ بجے تک اس رنج میں یا تو ٹی وی بند رکھنا پڑتا ہے یا پھر یہ خطاب سننا پڑتا ہے اور اس خطاب میں مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لئے باقاعدہ اسلامی انداز کو اپنایا جاتا ہے جب مرزا طاہر خطاب کرتا ہے تو اس کے ایک طرف مسجد نبوی اور دوسری طرف خانہ کعبہ کی تصویر آویزاں ہوتی ہے اور اس طرح سپریم کورٹ کے تاریخ ساز فیصلے کا سرعام مذاق اڑایا جاتا ہے جس میں کہا گیا تھا کہ قادیانی اپنی رسومات طریق عبادت، عبادت گاہوں، کلمہ اور دیگر مذہبی فرائض کے نئے نام رکھ لیں جس طرح ہندو، سکھ عیسائی اور دیگر اقلیتیں اپنی تمام مذہبی رسومات اور عبادات گاہ کا جداگانہ انداز رکھتے ہیں۔

## حساس سرحدی علاقہ تھر میں

## پاکستانی قوانین کی کھلی خلاف ورزی

## اور اسلام دشمن سرگرمیاں

گولارچی ضلع بدین میں قادیانی ہیڈ کوارٹر خالد عرف خالی قادیانی کنٹرول کرتا ہے یہ قادیانی اسکواڈ کا کمانڈر بھی ہے۔ کھوسکی شر ضلع بدین میں اس کی زیر نگرانی بشر قادیانی کے گھر میں عبادت خانہ قائم ہے جس میں ہر جمعہ کے روز تحصیل ٹنڈو باگو کے قادیانی جمع ہوتے ہیں اور اپنی عبادت کرتے ہیں۔ سٹائٹ کے ذریعہ مرزا طاہر کی تقریر سنتے، لندن سے آنے والی نئی ہدایت وصول کرتے ہیں ایک شخص نصیر قادیانی لٹریچر تقسیم کرتا ہے جو اس کے پاس بذریعہ ڈاک آتا ہے کھوسکی اور شادی لارج کے

عبدالتواب شیخ

درمیان پی اے ایف چک میں قادیانیوں کا سالانہ سہ روزہ جلسہ ہوتا ہے جس کے انچارج سلیم اور احمد نامی ہیں اس جلسہ میں سادہ لوح مسلمانوں کو پھانس کر لایا جاتا ہے اور ان کو صراط مستقیم سے ہٹانے اور بھٹکانے کے لئے تمام اہتمام ہوتے ہیں شادی لارج کا ایک باشندہ منصور قادیانی ہے جو چند سال قبل یہاں آیا تھا اس وقت بالکل غریب تھا اور اب لاکھوں روپیہ کی جائیداد کا مالک ہے ایک اطلاع یہ ہے کہ یہ سیالکوٹ کی سرحد پار کر کے بھارت سے پاکستان آیا اور نواب شاہ کے بعد شادی لارج چلا گیا۔ شادی لارج کے جنوب میں تین کلومیٹر پر واقع ایک ریٹائرڈ فوجی افسر کا فارم ہے جو بے روزگار افراد پر کام کرتے ہیں اور اچھے مستقبل اور سنہرے خواب دکھا کر قادیانیت کا جال پھینکتے ہیں انہوں نے ایک شخص نثار کو اسی

طرح قادیانیت کے جال میں پھانسنا چاہا مگر وہ والد کے دباؤ کی وجہ سے بچ نکلا 'نوکوٹ میں قادیانی مرکز چودھری محمود احمد جیسے بااثر کی زیرِ نگرانی ہے کسی بھی افسر اور زمیندار کی جرأت نہیں کہ اس کے آگے دم مار سکے اس کے خطرناک افراد سے راہ و رسم بتائے جاتے ہیں۔

ایک خاتون مسرت شاہین جو قادیانیت سے تائب ہو کر مسلمان ہو گئی تھی اور اس کی شادی اصغر ولد منیر مسلمان سے ہو گئی تھی مبینہ طور پر اسی بااثر شخص نے ایک اے ایس آئی پولیس افسر سے مل کر اس مسلمان نوجوان اصغر کو جیل بھجوا دیا اور مسرت شاہین کو بزور اغوا کرا کے واپس اس کے قادیانی والد ڈاکٹر نذیر احمد کے پاس نصرت آباد ضلع منمزو بھجوا دیا مسرت شاہین چھ ماہ کی حاملہ تھیں ان کا حمل ضائع کروا دیا گیا۔

صحرائے تھر میں قادیانیوں کا سب سے بڑا مرکز نبی سررودا تحصیل و ضلع عمرکوٹ میں ہے۔ قادیانی خوبصورت لڑکیوں کے ذریعے مسلمانوں کے نوجوانوں کو پھانس کر قادیانی بناتے ہیں اس طرح وہ ان کے پورے خاندان کو اپنا زیر اثر بنانے کی کوشش کرتی ہیں نبی سررودا میں قادیانیوں کا سرپرست چودھری احسان اللہ ہے جو ایک جاگیردار ہے۔ قادیانی لڑکیاں تعلیمی اداروں میں سرگرم عمل رہتی ہیں۔ احسان اللہ کی لڑکی مبارکاں نے جو طالبہ تھی اس نے کھوسہ قبیلے کے شادی شدہ نوجوان خیرو سے اپنی بیوی کو طلاق دلوائی اور خود شادی کرلی اور خیرو کھوسو کو قادیانی بنالیا۔ خیرو کو اس کے والدین نے گھر سے نکال دیا تو چودھری احسان اللہ جو قادیانیوں کا معلم ہے اس نے خیرو کھوسو کو بھی مرتدی کے سلسلے میں مرزا طاہر سے معلم قادیانیت کا سرٹیفکیٹ دلایا کنری پاک کا طارق معلم قادیانی ہے یہ سرمایہ دار تاجر ہے۔ اس کو قادیانی معتبر مذہبی ہستی سمجھتے ہیں اس کی ہر بات کے آگے قادیانی سر تسلیم خم کرتے ہیں اس کے ہاتھوں پر قادیانی ہونے والے مرتد کو بیعت کروائی جاتی ہے۔ چودھری اللہ رکھا نزد نبی سررودا واٹر نمبر ۱۱ کا زمیندار مالی وسائل قادیانی تنظیم کو فراہم کرنے کی شہرت رکھتا ہے اور ہر قادیانی اپنی آمدنی کا دس فیصد ربوہ بھجواتا ہے اس سے مرتد ہونے والوں کی مالی مدد کی جاتی ہے یہ قادیانیوں سے چندہ جمع کرتا ہے اور املاک ربوہ کے لئے وقف کراتا ہے چودھری محمود ساکن نالمی تحصیل ڈگری بھی زمین کی فصل کا ۱۰ فیصد حصہ ربوہ کے نام بھیجتا ہے اور اس کے نوجوان لڑکوں کا ایک دہشت گرد اسکواڈ بھی بتایا جاتا ہے جو ان کو ذھارس بندھواتا ہے۔ تحفظ دیتا ہے چودھری شریف ضلع عمر کوٹ کا زمیندار ہے جو مخصوص ذرائع سے رقم جمع کرکے قادیان بھجواتا ہے ڈاکٹر نصیر تحصیل و ضلع عمرکوٹ قادیانی لابی کا صدر ہے اس کے بغیر عمرکوٹ ضلع میں کوئی قادیانی یا معلم کسی پر فیصلہ یا کوئی بات تھوپ نہیں سکتا باہمی تنازعات اور اہم فیصلے یہ کرتا ہے۔

ان کے علاوہ قادیانیوں نے تھر کے علاقہ نگرپارکر 'چیلو ر' ڈیپلو 'مٹھی میں بھی اپنے پنجے گاڑ رکھے ہیں۔ مسلمانوں کو پھانسنے کے ساتھ کوہلی 'بھیل 'میگواڑ اور عیسائیوں میں بھی ان کی سرگرمیاں جاری ہیں یہ ان کو طرح طرح کی لالچ دے کر پھانستے ہیں سادہ لوح اور دینی تعلیمات سے عاری افراد ان قادیانیوں کو بھی مسلمانوں کا ایک فرقہ سمجھ کر ان کے جال میں پھنس جاتے ہیں اور جو کوئی ان کے قریب ہوا اس کو مزید پختہ کرنے کے لئے ربوہ لے جایا جاتا ہے اور جو ربوہ یاترا کر آئے اور مزید پختہ ہو کر اسلام سے مرتد ہو جائے گا اس کو پھر قادیان بھجوایا جاتا ہے اور وہاں کے سالانہ جلسے میں جس علاقہ سے جتنے نو قادیانی جو قادیانی معلم بھجواتا ہے وہ اتنا ہی قادیان میں قابل احترام سمجھا جاتا ہے "صحرائے تھر" پانی کی قلت کا ہی شکار نہیں دینی تعلیمات کی قلت کا بھی شکار ہے دین کی تعلیم کے عاری افراد جب ان قادیانیوں کی قرآن و سنت کے حوالہ سے چکنی چپڑی باتیں سنتے ہیں تو پھر وہ ان کے اسیر ہو جاتے ہیں اور اس طرح مکڑی کے جال قادیانیت میں پھنس کر رہ جاتے ہیں کچھ لوگ قادیانیت کے جال کو ایمانی حرارت سے توڑ کر واپس نکل آتے ہیں ایسے ہی لوگوں میں صحرائے تھر کے دو افراد عبد و جونیجو اور شہزاد پٹھان ہیں جن کو اللہ نے پھر سے ہدایت کی راہ پر گامزن کیا مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حکومت کیا کر رہی ہے؟ اور علمائے کرام کب خوابِ غفلت سے بیدار ہوں گے۔ اور صحرائے تھر میں عیسائیوں' ہندوؤں اور قادیانیوں کی جو اپنے ملک اور ایمان پر نقب لگا رہی ہے سرحدی صورتحال کی روشنی میں اس کی روک تھام کے لئے ہر ایک کب احساس ذمہ داری سے سرگرم ہوگا۔

بشکریہ ہفت روزہ "تکبیر" کراچی۔ ۲ دسمبر ۱۹۹۳ء